السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اس روزے دار کےلیے کیا حکم ہے جو روزے کی حالت میں غیبت کرتا ہو۔ جھوٹ بولتا ہو یا کسی غیر محرم عورت کی طرف شہوت کی نظر سے دیکھتا ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

روزہ وہی نفع بخش اور باعث اجرو ثواب ہے۔ جو برائیوں سے روکے نیکیوں پر آمادہ کرے اور نفس میں تقوی پیدا کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ كُتِبَ عَلَيْكُمُ ٱلصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٨٣﴾... سورة البقرة

''اے لوگو!جو ایمان لائے ہو تم پر روزے فرض کر دیےگئے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیےگئے تھے اس توقع سے کہ تم میں تقوی کی صفت پیدا ہوگی۔"

روزے دار کےلیے ضروری ہے کہ اپنے روزے کو تمام گناہوں کی آلودگی سے پاک رکھے تاکہ ایسا نہ ہو کہ اس کے نصیب میں صرف بھوک اور پیاس ہی آئے اور روزے کے اجرو ثواب سے محروم رہ جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(رُبَّ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الْجُوعُ " (نسائی ابن ماجہ، حاکم"

''بعض ایسے روزے دار ہوتے ہیں کہ ان کے روزے میں سے انہیں صرف بھوک ہی نصیب ہوتی ہے۔"

ایک دوسری حدیث میں ہے:

(مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ "(بخاری احمد اور اصحاب السنن"

جو شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہیں چھوڑتا تو اللہ کو کوئی ضرورت نہیں کہ وہ کھانا اور پینا ترک کردے۔

اسی لیے ابن حزم کا قول ہے کہ جھوٹ بولنے غیبت کرنے اور اس قسم کے دوسرے گناہوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے جس طرح کہ کھانے پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین اور سلف صالحین اپنے روزوں کی حفاظت کا خاص اہتمام کرتے تھے۔ جس طرح کھانے پینے سے اپنے آپ کو بچاتے تھے اسی طرح گناہوں کے کاموں سے بھی اپنے آپ کو دور رکھتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے:

"لَيْسَ الصِّيَامُ مِنَ الشَّرَابِ وَالطَّعَامِ وَحْدَهُ ; وَلَكِنَّهُ مِنَ الْكَذِبِ, وَالْبَاطِلِ وَاللَّغْوِ"

''روزہ صرف کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں ہے بلکہ جھوٹ باطل کاموں اور لغویات سے رکنے کا نام بھی ہے۔''

میرے نزدیک ارجح رائے یہ ہے کہ ان لغو کاموں سے روزہ تو نہیں ٹوٹتا البتہ روزے کا مقصد فوت ہو جاتا ہے اور روزہ دار روزے کے ثواب سے محروم ہو جاتا ہے کیوں کہ روزہ رکھنا اپنی جگہ ہے اور گناہ کے کام کرنا اپنی جگہ۔ ایک نیکی ہے اور دوسری برائی۔ اور قیامت کے دن ہر شخص اپنی چھوٹی بڑی نیکی اور برائی دونوں کا حساب وکتاب دے گا۔ اس مفہوم کو واضح کرنے کےلیے ذیل کی حدیث پر غور کیجیے:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں۔ (2) کہ ایک صحابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور فرمایا کہ میرے پاس کچھ غلام ہیں جو میری بات نہیں مانتے اور میری نافرمانی کرتے ہیں اور میں انہیں گالم گلوچ کرتا ہوں اور مارتا ہوں قیامت کے دن ان کے ساتھ میرا حساب وکتاب کیسا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ان غلاموں نے تمہاری جتنی نافرمانی اور خیانت کی ہوگی اور تم نے انہیں جتنی سزا دی ہوگی ان سب کا حساب کیا جائے گا۔ اگر ان کی نافرمانی کے مقابلے میں تمہاری سزا کم ہوگی تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہوگا۔ اگر ان کی نافرمانی اور تمہاری سزا برابر ہوگی تو حساب کتاب برابر رہے گا۔ لیکن اگر تمہاری سزا ان کی نافرمانی کے مقابلے میں زیادہ ہوگی تو اسی حساب سے تمہاری بھلائی ان غلاموں کو دے دی جائے گی۔ یہ سن کر وہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کہ قرآن کی اس آیت کو پڑھو۔

وَنَضَعُ ٱلْمَوَٰزِينَ ٱلْقِسْطَ لِيَوْمِ ٱلْقِيَـٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ۖ وَإِن كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا ۗ وَكَفَىٰ بِنَا حَـٰسِبِينَ ﴿٤٧﴾... سورة الأنبياء

''قیامت کے روز ہم ٹھیک تولنے والے ترازوں رکھ دیں گے پھر کسی شخص پر ذرہ برابر ظلم نہ ہوگا۔ جس نے رائی کے دانے برابر بھی کچھ کیا دھرا ہوگا وہ ہم سامنے لے آئیں گے اور حساب لگانے کےلیے ہم کافی ہیں۔''

یہ سن کر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام غلام آزاد کردیے۔

هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ یوسف القرضاوی

روزہ اور صدقۃ الفطر، جلد: 1، صفحہ: 172

محدث فتویٰ